Al-Qawārīr - Vol: 03, Issue: 01,
Oct – Dec 2021

OPEN ACCESS
Al-Qawārīr
pISSN: 2709-4561
eISSN: 2709-457X
journal.al-qawarir.com

خواتین کی تفریحی سرگرمیوں کی شرعی اور ثقافتی تحدیدات

(سیرتِ طیبہ اور تعلیماتِ نبوی ﷺ کی روشنی میں جائزہ)

Legal and cultural restrictions on women's recreational activities

(Review in the light of Sira-e-Taiba and the teachings of the Prophet)

Mufti Bakht Shaid *
Ph.D. Scholar, Department of Hdith & its Sciences, faculty of Usuluddin,
International Islamic University, Islamabad
Dr. Noor ul Haq**
Lecturer govt Degree college Kotha, Swabi

Version of Record
Received: 18-10-21 **Accepted**: 09-12-21
Online/Print: 28-Dec-2021

ABSTRACT

Entertainment is a natural thing; therefore, its concept is found in every era and in every nation. Every nation entertains according to its religious and cultural values. In the nations that follow the religion of God, the manifestations of entertainment have a religious status. Positive and useful recreational activities are not only permitted but also encouraged according to Islamic teachings.

Islam allows women to have recreational activities just like men. And there are certain limits for both men and women.

Islam forbids women from engaging in leisure activities that involve mixing with men or engaging in nudity.

It also prohibits recreational activities that are harmful to women's bodies, or honor.

***Key words**: Sharia, Entertainment, leisure activities, nudity, honor.*

دینِ اسلام کامل اور جامع مذہب ہے، جس نے معاشرے کے ہر طبقے اور ہر جنس کو ان کے حقوق دیئے اور اس ضمن میں افراط و تفریط سے بچتے ہوئے راہِ اعتدال کی تعلیم دی ہے، دینی تعلیمات کے ہر نوع کو بغور دیکھا جائے تو تمام فطری تقاضوں کا احاطہ اس میں کیا گیا ہے، چنانچہ انسانی حقوق و اقدار کا جو منصفانہ تحفظ اسلامی تعلیمات میں نظر آتا ہے دنیا کا ہر قانون اور ہر مذہب اس کی مثال پیش

CC BY

کرنے سے قاصر ہے۔ اسلام دنیا کا وہ مذہب اور قانون ہے جس نے خواتین کو مکمل تحفظ فراہم کرتے ہوئے انہیں عزت واحترام سے نوازا ہے، اور ہر اس راستے کا سدِ باب کیا ہے جس سے خواتین کی عزت واحترام اور حقوق پر زد پڑنے کا اندیشہ ہو، اور ہر شخص کو اس بات کا پابند بنا رکھا ہے کہ وہ خواتین کے تمام حقوق کی ادائیگی کو اولین درجے میں رکھتے ہوئے اس کا پورا اہتمام کرے۔ خواتین کے حقوق میں سے ایک اہم حق ان کی جسمانی و ذہنی نشوونما ہے، چنانچہ شریعت نے افراط و تفریط سے بچتے ہوئے حدود کے اندر رہ کر تفریح اور جسمانی ورزش کی حوصلہ افزائی کی ہے، جس کے واضح نمونے ہمیں سیرتِ طیبہ میں ملتے ہیں، ان اقدامات کا مقصد یہ ہے کہ خواتین ایک صحت منداور پرسکون واحترام والی زندگی گزار سکیں اور کسی قسم کی احساسِ کمتری اور ذہنی و جسمانی دباو کے شکار نہ بنیں۔

اس کے برعکس اسلامی تعلیمات سے دوری کے نتیجے میں ہماری تہذیب وثقافت میں خواتین کی تفریحی سرگرمیوں کے حوالے سے افراط و تفریط نظر آتی ہے، بعض لوگ سرے سے تفریحی سرگرمیوں کے خلاف ہوتے ہیں جبکہ کچھ لوگ اس حوالے سے کسی قسم کی پابندی اور شروط وقیود کے روادار نہیں ہوتے۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ خواتین کی تفریحی سرگرمیوں کے حوالے سے اسلامی تعلیمات میں جو قیود و تحدیدات وارد ہوئی ہیں ان پر عمل کرنے میں خواتین کی عزت و ناموس کا تحفظ یقینی ہوتا ہے، اور اس کے نتیجے میں ایک طرف خواتین ذہنی و جسمانی تفریح سے لطف اندوز ہوتی ہیں جبکہ دوسری طرف ان کی عزت وناموس بھی محفوظ رہتی ہے۔

پیشِ نظر مقالے میں خواتین کے بنیادی حقوق، ان کی ذہنی و جسمانی صحت وتندرستی کے لیے تفریحی سرگرمیوں کی ضرورت واہمیت کو اجاگر کرنے کے ساتھ اس کی شرعی اور تہذیبی تحدیدات اور ان کے مسایل واثرات کا جائزہ لیا گیا ہے۔ نیز اس حوالے سے سیرتِ طیبہ اور تعلیماتِ نبوی ﷺ کی روشنی میں مفید اور قابلِ عمل تجاویز پیش کی جاہیں گی۔

تفریح کا تعارفی جائزہ:

تفریح کے لئے عربی میں "ترفیہ"، "سیر" اور "السیاحة" جیسے الفاظ استعمال ہوتے ہیں، جبکہ انگلش میں اس کے لئے زیادہ استعمال ہونے والا لفظ "Entertainment" ہے۔ تفریح عربی زبان کا لفظ ہے، جو "فرح" سے مشتق ہے جس کے معنی دل لگی، خوشی ومسرت، فرحت اور اطمینان وغیرہ حاصل کرنے کے ہیں۔ علامہ ابن ابن معصوم مدنیؒ لکھتے ہیں:

الفَرَحُ: انشراحُ الصّدرِ وسرورُ القلبِ بلذّةٍ عاجلة[1]

فرح سے مراد فوری لذت اور خوشی کی وجہ سے سینے کا کھل جانا اور دل کا مطمئن ہونا ہے۔

علامہ عبدالملک ثعلبیؒ خوشی کے چار درجات بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

في ترتيب السرور: أول مراتبه الجذل والابتهاج. ثم الاستبشار وهو الاهتزاز. . . . ثم الارتياح والابرنشاق. . . ثم الفرح وهو كالبطر.[2]

خوشی کے مختلف درجات ہیں، ابتدائی درجہ جذل اور ابتہاج کہلاتا ہے، دوسرا درجہ استبشار اور اہتزاز ہے، اس کے بعد ارتیاح اور ابرنشاق ہے، جبکہ خوشی کا چوتھا درجہ فرح اور بطر کہلاتا ہے۔

حاصل یہ کہ فرح خوشی اور مسرت کے اعلیٰ درجے کو کہتے ہیں۔ قرآن و حدیث میں لفظ فرح کا استعمال بکثرت پایا جاتا ہے۔ جیسا کہ ارشادِ ربانی ہے:

{قُلْ بِفَضْلِ اللَّهِ وَبِرَحْمَتِهِ فَبِذَلِكَ فَلْيَفْرَحُوا هُوَ خَيْرٌ مِمَّا يَجْمَعُونَ}[3]

"آپ کہہ دیجئے کہ مسلمانوں کو چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحمت پر خوش ہوں، یہ اس مال و دولت سے بہتر ہے جو کفار جمع کرتے ہیں۔"

تفریحی سرگرمیوں کی اہمیت:

تفریح ایک فطری امر ہے اس لئے اس کا تصور ہر زمانے اور ہر قوم میں پایا جاتا ہے، البتہ ہر قوم اپنے مذہبی اور تہذیبی اقدار کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے اس کا اہتمام کرتی ہے، چنانچہ جو اقوام دینِ الٰہی سے دور ہیں وہ رقص و سرود، ڈراموں، موسیقی، گانے باجے اور اس طرح کے دیگر غیر شرعی و غیر اخلاقی طریقوں سے تفریح کرتی ہیں، اس کے برخلاف جو اقوام دینِ الٰہی کی پیروی کرتی ہیں تو ان میں تفریح کے ان مظاہر کو مذہبی حیثیت بھی حاصل ہے۔ عصرِ حاضر میں نت نئی ایجادات نے تفریح کا تصور ہی تبدیل کر کے رکھ دیا ہے۔ گزشتہ زمانے میں عام طور پر تفریح کا تصور جسمانی تربیت و نشوونما کے ساتھ وابستہ تھا اور بغور جائزہ لیا جائے تو زمانہ ماضی میں تفریح و کھیل کے جتنے بھی مظاہر تھے ان سب میں یہی پہلو نمایاں تھا، یہاں تک کہ گھریلو خواتین کے کھیل بھی اسی نوعیت سے تعلق رکھتے تھے اس کے بالکل برخلاف جدید ایجادات جیسے ڈش، کیبل، ٹیلی ویژن، کمپیوٹر، انٹرنیٹ اور اسمارٹ موبائل فونز جن کو ذرائع ابلاغ بھی کہا جاتا ہے نے تفریح کے تصور کو یکسر تبدیل کر کے رکھ دیا ہے، چنانچہ اس کے نتیجے میں سابقہ تصورِ تفریح میں موجود اجتماعیت کا خاتمہ ہو کر انفرادیت غالب ہو گیا ہے۔ سب سے بڑھ کر المیہ یہ ہے کہ جدید ایجادات اور وسائل کے ذریعہ پیش کیے جانے والے مختلف پروگراموں جن میں فلمیں، کارٹونز، کھیل، گانے اور ٹی وی شوز وغیرہ کو بھی تفریح کا نام دے دیا گیا ہے۔ اسلامی تعلیمات کی رو سے بھی مثبت اور مفید تفریحی سرگرمیوں کی نہ صرف حوصلہ افزائی کی گئی ہے بلکہ اس کی ترغیب بھی دی گئی ہے، تاکہ انسان ذہنی اور جسمانی طور پر چست اور تروتازہ رہے اور اپنے دینی و دنیوی امور کی انجام دہی صحیح طریقے سے کر سکے۔ جیسا کہ حضرت علی □ کے درج ذیل قول سے واضح ہے:

عن النجيب بن السري قال: قال لي علي رضي الله عنه: «أجموا هذه القلوب واطلبوا لها طرائف الحكمة؛ فإنها تمل كما تمل الأبدان»[4]

نجیب بن سریؒ روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے حضرت علی □ نے فرمایا: دلوں کو قابو میں رکھیں اور ان کی تفریح کے لئے حکیمانہ طریقے تلاش کرو، کیونکہ دل بھی تھکتے ہیں جس طرح بدن تھک جاتا ہے۔

دینِ اسلام کی امتیازی خصوصیات میں سے اعتدال اور میانہ روی ہے، چنانچہ ہر معاملے میں اسلام نے افراط و تفریط سے بچتے ہوئے اعتدال کا درس دیا ہے، اسلامی تعلیمات کی دوسری بڑی خوبی یہ ہے کہ ان کے کسی بھی قانون اور ضابطے کا تعلق غیر فطری اور غیر عقلی تصورات سے نہیں ہے، چنانچہ اسلامی تعلیمات نے کہیں پر بھی انسان کی ضروریات اور حاجات پر کوئی قدغن نہیں لگائی، اور نہ ہی ایسے

قوانین دیئے ہیں جن سے انسان کی بنیادی ضروریات متاثر ہوں، البتہ انسان کو کھلی چھوٹ بھی نہیں دی ہے، بلکہ کچھ قواعد وضوابط کے تحت اس کے لئے بعض حد بندیاں مقرر کی ہیں، جن کا مقصد انسان کی دنیوی و اخروی کامیابی اور سرخروئی ہے، تاکہ دنیا میں بھی فتنہ فساد نہ ہو اور انسان اخروی زندگی میں بھی کامیابی سے ہمکنار ہو جائے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام نے نہ کھیل کود اور تفریحی سرگرمیوں کو زندگی کا مقصد بنانے کی تعلیم دی ہے اور نہ ہی جائز تفریحی سرگرمیوں پر پابندی عائد کی ہے، اس سلسلے میں اسلامی تعلیمات نے جس طرح مرد کے لئے تفریح کی اجازت دی ہے اسی طرح خواتین کو بھی ان تفریحی سرگرمیوں کی اجازت دی ہے جو ان کی عزت و عصمت اور عفت و پاکدامنی کے خلاف نہ ہوں۔

خواتین کی تفریحی سرگرمیوں کی شرعی تحدیدات:

شریعتِ مطہرہ میں جہاں خواتین کو مردوں کی طرح اپنی صحت کا خیال رکھنے کا حکم دیا گیا ہے اور جسمانی و دماغی تازگی کے لئے تفریحی سرگرمیوں کی حوصلہ افزائی کی گئی ہے، وہاں اس معاملے کو مطلق العنان نہیں چھوڑا گیا ہے کہ خواتین جیسے چاہیں اور جس ماحول میں چاہیں تفریح اور کھیل کود میں مگن رہیں، بلکہ ایسے اقدامات اٹھائے گئے ہیں اور ایسے قوانین اور ضوابط لاگو کئے گئے ہیں جن کے ذریعے ایک طرف انہیں صحت مند تفریحی سرگرمیوں کی انجام دہی ممکن ہوتی ہے تو دوسری طرف ان قوانین اور ضوابط کے ذریعے ان کی عزت و ناموس اور عصمت کا تحفظ یقینی قرار پاتا ہے۔ اس حوالے سے موجودہ دنیا میں افراط و تفریط پایا جاتا ہے، مغربی تہذیب نے خواتین کو ہر طرح کے کھیل کود اور تفریح کی اجازت دے رکھی ہے جس کے نتیجے میں ان کی عزت و عصمت کا تحفظ ایک سوالیہ نشان بن چکا ہے، جبکہ بعض مشرقی معاشروں میں خواتین کی جائز اور اپنے ماحول میں سرانجام دی جانے والی تفریحی سرگرمیوں کو بھی معیوب سمجھا جاتا ہے، یہ بھی حدود سے تجاوز اور خواتین کو ایک جائز حق سے محروم رکھنے کے مترادف ہے، اس لئے ذیل میں ان بنیاد اصول اور ضوابط کی نشان دہی کی جاتی ہے جن پر عمل کر کے خواتین تفریحی سرگرمیاں انجام دے سکتی ہیں:

1۔اجنبیوں کے ساتھ اختلاط نہ ہو:

خواتین کی تفریحی سرگرمیوں کی سب سے پہلی اور بنیادی شرط یہ ہے کہ اس میں نامحرم مردوں کے ساتھ بے محابا اختلاط نہ ہو، بلکہ وہ خواتین کے اپنے ماحول میں ہو، کیونکہ اسلامی نقطہ نظر سے خواتین کی عفت و عصمت کا تحفظ بنیادی مقاصد میں سے ہے اور ہر وہ کام جو اس کو نقصان پہنچانے کا باعث ہو اس سے اجتناب کیا جائے گا، لہٰذا تفریحی سرگرمیوں اس انداز سے کرنے کی شریعت اجازت نہیں دیتی کہ اس کے نتیجے میں عورتوں کی عصمت محفوظ نہ رہے۔ چنانچہ عورتوں کا آپس میں دوڑ وغیرہ کا مقابلہ کرنا یا شوہر کے ساتھ مقابلہ کرنے کی اصل ہمیں سیرتِ طیبہ سے ملتی ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے:

عن عائشة، رضي الله عنها، أنها كانت مع النبي صلى الله عليه وسلم في سفر قالت: فسابقته فسبقته على رجلي، فلما حملت اللحم سابقته فسبقني فقال: «هذه بتلك السبقة»[5]

میں رسول اکرم ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھیں، میں نے رسول اکرم ﷺ کے ساتھ دوڑ لگایا اور میں آپ ﷺ سے آگے نکل گئی، کچھ عرصہ بعد جب میرا جسم بھاری ہو گیا تو میں نے دوبارہ آپ ﷺ کے ساتھ دوڑ لگایا، اور اس دفعہ آپ ﷺ آگے نکل گئے، اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: یہ اس کے بدلے ہے۔

مذکورہ واقعہ اس وقت کا ہے جب آپ ﷺ اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تنہا تھے، اور باقی لوگ ساتھ نہ تھے، کیونکہ لوگوں کی موجودگی میں اس طرح مسابقہ حیا کے خلاف ہے جس کا آپ ﷺ سے تصور نہیں کیا جا سکتا۔

اس روایت سے معلوم ہوا کہ خواتین کے لئے اپنے ماحول میں جہاں بے پردگی اور اجنبیوں کے ساتھ اختلاط نہ ہو، جسمانی ورزش اور تفریح میں کوئی حرج نہیں، تاہم موجودہ دور میں جس قسم کے کھیل کود اور سرگرمیاں انجام دی جارہی ہیں جن میں مختلف غیر شرعی امور کا ارتکاب کیا جاتا ہے، ان سے اجتناب ضروری ہے۔

2: ستر عورت کا التزام:

ستر و حجاب انسان کا فطری تقاضا ہے، فطرتِ انسانی میں یہ بات ودیعت رکھی گئی ہے کہ انسان دوسروں کے سامنے کشفِ عورت نہ کرے، تاہم بسا اوقات ماحول کی وجہ سے انسان اس فطری نعمت سے محروم ہو جاتا ہے اور پھر اس کے لئے یہ چیزیں کوئی معنی نہیں رکھتیں۔ شریعتِ مطہرہ نے خواتین پر ایسے قیود اور حدود مقرر کئے ہیں جن پر عمل سے ان کی عفت و عصمت محفوظ ہو، اور وہ باحیا زندگی گزار سکیں۔ قرآن کریم میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

{وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَى}[6]

اپنے گھروں میں قرار پکڑو اور جاہلیت کی طرح بناؤ سنگھار کا اظہار کرکے مت پھرو۔

اس آیت کریمہ میں خواتین کو تبرج سے منع کیا گیا ہے، تبرج کا معنی بیان کرتے ہوئے علامہ وہبہ زحیلیؒ رقمطراز ہیں:

والتبرج: إبداء الزينة والمحاسن للرجال كالصدر والنحر، بأن تلقي المرأة الخمار على رأسها ولا تشده، فتظهر عنقها وقرطها وقلائدها.[7]

تبرج کا معنی ہے مردوں کے سامنے زینت اور محاسن کا اظہار، جیسے سینہ، اور گلہ وغیرہ، بایں طور کہ عورت اپنے سر پر دوپٹہ کھلا ہی چھوڑ دے، جس کے نتیجے میں اس کا گلہ، بالیاں اور ہار نظر آئے۔

3: شرعی محظورات سے اجتناب:

موجودہ دور کے اکثر کھیل کود، خواہ ان کا تعلق جسمانی ورزش سے ہو یا ذہنی و دماغی تفریح سے ہو، قمار اور جوے پر مشتمل ہوتے ہیں، کہیں پر تو باقاعدہ جوا کھیلا جاتا ہے جبکہ بعض کھیل ایسے ہوتے ہیں جن میں ضمناً جوا پایا جاتا ہے، اس طرح کے کھیلوں سے بچنا ضروری ہے، کیونکہ جوا شریعت مطہرہ کی رو سے ممنوع ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

{يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ}[8]

اے ایمان والو! بے شک شراب، جوا، بت اور پانسے سب گندے شیطانی کام ہیں، سو ان سے بچتے رہو تاکہ فلاح پاو۔

تاہم اگر کوئی کھیل جوے اور دیگر شرعی محظورات پر مشتمل نہ ہو اور اس میں جسمانی یا ذہنی تفریح ہو تو اس کی اجازت ہے، للذا تفریحی سرگرمیوں اور مختلف کھیلوں کی ایک شرط یہ ہے کہ ان کاموں سے اجتناب کیا جائے جن سے شریعت نے منع کیا ہے۔ اسی طرح کھیلوں میں اس قدر انہماک بھی نہ ہو کہ اس کی وجہ سے فرائض میں کوتاہی آئے۔

معروف عرب فقیہ اور مفتی شیخ عبدالعزیز بن باز خواتین کی تفریحی سرگرمیوں کے حوالے سے لکھتے ہیں:

"فالرياضة بين البنات في أشياء لا تخالف الشرع المطهر بمشي كثير في محل خاص بهن لا يخالطهن فيه الرجال، ولا يطلع عليه الرجال، أو بسباحة عندهن في بيتهن أو في مدرستهن خاصة لا يراها الرجال ولا يتصل بها الرجال، لا يضر ذلك.أما رياضة يحصل بها الاختلاط بين الرجال والنساء أو يراها الرجال أو تسبب شرًا على المسلمين فلا تجوز، فلابد من التفصيل:الرياضة التي تخص النساء ولا يكون فيها محذور شرعًا، وليس فيها اختلاط بالرجال بل في محل مستور ومحل بعيد عن الخلطة فلا بأس بها، سواء كانت بالمشي أو بالسباحة ونحوها."[9]

"خواتین کے لئے ایسی ورزش جس میں شریعت مطہرہ کی خلاف ورزی نہ ہو، مثلاً اپنے ماحول میں چلنا اور دوڑنا جس میں مردوں کے ساتھ نہ اختلاط ہو اور نہ ہی مردوں کی نظر ان پر پڑے، یا گھر کے اندر تیراکی کرنا یا اپنی درسگاہ کے پاس تیراکی کرنا جہاں انہیں مرد نہ دیکھ سکیں، ان میں کوئی حرج نہیں۔ البتہ ایسی ورزش جس میں مردوں کے ساتھ اختلاط ہو، یا مرد انہیں دیکھیں، یا مسلمانوں کے حق میں کسی فساد کا باعث بنے تو ایسی ورزش اور تفریحی سرگرمی جائز نہیں ہے۔ الحاصل خواتین کی تفریحی سرگرمیوں میں حسبِ ذیل تفصیل ہے: جو تفریحی سرگرمی خواتین کے ساتھ مختص ہو، اس میں کوئی شرعی محظور نہ ہو، اور نہ اس میں مردوں کے ساتھ اختلاط ہو، بلکہ ایسی پردے والی جگہ میں ہو جہاں مردوں کے ساتھ اختلاط نہ ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ چاہے چہل قدمی کرکے ورزش کی جائے یا تیراکی وغیرہ کے ذریعے۔"

مروجہ عالمی کھیلوں میں خواتین کی شرکت:

عصرِ حاضر میں مروج عالمی کھیل جیسے کرکٹ، فٹ بال اور کبڈی وغیرہ بھی چونکہ جسمانی ورزش پر مشتمل ہیں للذا اگر یہ شرعی مفاسد سے خالی ہوں تو ان میں کوئی قباحت نہ ہوگی، تاہم مروجہ حالت میں یہ کھیل مفاسد اور محظورات پر مشتمل ہوتے ہیں جن کی بناء پر خواتین کو ان کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔ چند مفاسد حسبِ ذیل ہیں:

1۔ عموماً گراونڈ کے چاروں طرف بیٹھنے کی جگہیں ہوتی ہیں جہاں کثیر تعداد میں مرد موجود ہوتے ہیں اور وہ ان خواتین کو دیکھتے رہتے ہیں، اس کے علاوہ گراونڈ کے مختلف اطراف میں بڑے بڑے کیمرے نصب ہوتے ہیں اور لوگ موبائل اور ٹیلی ویژن کی سکرین پر ان کھلاڑیوں کو دیکھتے رہتے ہیں۔

2۔ بسااوقات کھیل کے دوران پہننے والا لباس پوری طرح ساتر نہیں ہوتا، بلکہ دورانِ کھیل کشفِ عورت کا اندیشہ رہتا ہے۔

3۔ان کھیلوں میں انہاک فرائض اور احکامِ شرعیہ میں غفلت کا باعث ہوتا ہے۔

ڈاکٹر محمد طویل لکھتے ہیں:

خواتین کا فٹ بال میچ وغیرہ کھیلنے کی دو صورتیں ہیں:

پہلی صورت یہ ہے کہ وہ لوگوں کے سامنے کھلے عام میچ کھیلیں جیسا کہ آج کل ہو رہا ہے، اور موجودہ دور میں رائج لباس پہنیں جس میں ستر عورت بھی پوری طرح نہیں ہو پاتا، اس کے ناجائز ہونے میں کوئی شک نہیں، کیونکہ یہ بہت سارے مفاسد اور محرمات پر مشتمل ہے، جیسے نامحرموں کے ساتھ اختلاط، ان کے ساتھ مرد ڈاکٹروں کا ہونا، جو پریکٹس اور علاج معالجے کے دوران ان کا چیک اپ کرتے رہتے ہیں، کشفِ عورت کا ہونا، کیونکہ ان کھیلوں کے دوران ستر عورت تقریباً ناممکن ہوتا ہے۔

دوسری صورت یہ ہے کہ خواتین اپنے مخصوص ماحول میں کھیلیں جہاں نہ کوئی مرد ہو اور نہ ہی کیمروں کے ذریعے ان کی تصاویر اور ویڈیوز دنیا کو دکھائی جاتی ہوں، ایسی صورت میں مندرجہ ذیل شرائط کے ساتھ خواتین کی تفریحی سرگرمیوں کی اجازت ہے:

1: مخصوص ماحول میں ہو، جہاں مرد موجود بھی نہ ہوں اور نہ ان کی نظر پڑنے کا اندیشہ ہو۔

2: کھیل کے دوران ضرورت عورت کو چھپانا۔

3: کھیل کے نتیجے میں فرائض اور واجبات ضائع ہونے کی نوبت نہ آئے۔[10]

خواتین کی تفریحی سرگرمیاں اور ثقافتی تحدیدات:

عصرِ حاضر کے معاشرے میں خواتین کی تفریحی سرگرمیوں کے حوالے سے افراط و تفریط پائی جاتی ہے، بعض لوگ خواتین کو بغیر کسی حدود و قیود کے اس کی اجازت دیتے ہیں، خواہ اس کے نتیجے میں ان کی عفت و عصمت بھی محفوظ نہ رہے، جیسا کہ عمومی مغربی معاشروں میں یہ رجحان پایا جاتا ہے، جبکہ بعض مشرقی معاشروں میں اس حوالے سے شدت پائی جاتی ہے اور وہ لوگ خواتین کی تفریحی سرگرمیوں کو مطلقاً ممنوع اور غلط سمجھتے ہیں، چنانچہ ایسے معاشروں میں خواتین کا پردے اور محرم کے ساتھ سیر و سیاحت کے لئے جانے کو معیوب سمجھا جاتا ہے، اور انہیں کسی بھی جائز تفریحی سرگرمی میں حصہ لینے نہیں دیا جاتا، یہ تصور بھی درست نہیں کیونکہ مرد و عورت دو جنس ہیں اور دونوں کو ذہنی و جسمانی اکتاہٹ دور کرنے کے لئے مناسب تفریحی سرگرمیوں کی ضرورت پڑتی ہے۔ لہٰذا درست نقطہ نظر یہی ہے کہ خواتین کو نہ تو ہر قسم کی تفریحی سرگرمیوں کی اجازت ہے، جیسا کہ مردوں کے لئے بھی اس کی اجازت نہیں ہے، اور نہ ہی مطلقاً منع ہے، بلکہ شرعی حدود و قیود کے ساتھ خواتین کو بھی مردوں کی طرح تفریحی سرگرمیاں انجام دینے کا حق ہے۔

خلاصہ بحث:

اسلام دینِ فطرت ہے، اس کی تمام تعلیمات و ہدایات فطرتِ انسانی کے عین مطابق ہیں، اسلامی شریعت نے جس طرح مردوں کو جائز تفریحی سرگرمیوں کی اجازت دی ہے اسی طرح خواتین کو بھی یہ حق دیا ہے، اس حوالے سے نہ مردوں کو کھلی چھوٹ

دی ہے اور نہ ہی خواتین کو۔ مردوں کو بھی یہ اختیار نہیں دیا کہ وہ جس طرح چاہیں تفریحی سر گرمیاں سرانجام دیں، خواہ اس کے نتیجے میں کسی کی ملکیت یا عزت و ناموس متاثر کیوں نہ ہوں، بلکہ مردوں کو بھی کچھ حدود و قیود کا پابند بنایا ہے، اور خواتین کو بھی کچھ حدود و قیود کا پابند کیا ہے، ان حدود و قیود کا بنیادی مقصد ان کی اپنی اور دوسرے لوگوں کی جان ومال، اور عزت و ناموس کا تحفظ ہے، لہٰذا مسلمان ہونے کے ناطے مرد و عورت دونوں پر لازم ہے کہ زندگی کے ہر معاملے کی طرح تفریحی سر گرمیوں میں بھی شرعی حدود و قیود کی پابندی کریں، تاکہ دنیا وآخرت کی کامیابی اور سرخروئی نصیب ہو۔

حواشی، حوالہ جات

[1] الطراز الأول والكناز لما عليه من لغة العرب المعول، السيد علي بن أحمد بن محمد معصوم الحسيني المعروف بـ ابن معصوم المدني، تحقيق: مؤسسة آل البيت لإحياء التراث، (4/ 438)

Al-Tiraz ul Awwal walkinaz lima alaihe min Lughat el Arab almuawal, AlSayed Ali bin Ahmad, Ibn e Masoom al-Madani. Muassasatu aal il bait li Ihyaitturath.

[2] فقه اللغة وسر العربية، عبد الملك بن محمد بن إسماعيل أبو منصور الثعالبي (المتوفى: 429هـ) المحقق: عبد الرزاق المهدي، إحياء التراث العربي، الطبعة الأولى 1422هـ - 2002م، (ص: 130)

*Fiqh ul Lugha wa sirrularabia, Abdul malik bin Muhammad Al-Saalabi. Ihya et turath al-Arabi. 2002. P*130

[3] يونس (10) : 58

Younas (10) 58

[4] جامع بيان العلم وفضله، أبو عمر يوسف بن عبد الله بن محمد بن عبد البر بن عاصم النمري القرطبي (المتوفى: 463هـ)، تحقيق: مسعد عبد الحميد محمد السعدني، دار الكتب العلمية – بيروت، ط: 1، 1421 هـ، (1/ 433)

Jami Bayan il ilm wa Fadlihi. Abu Umar Yousaf bin Abdullah, Al-Qurtubi. Dar ul Kutub al-Ilmiyah. Beirut. 1421AH. 1/433

[5] سنن أبي داود، أبو داود سليمان بن الأشعث بن إسحاق بن بشير بن شداد بن عمرو الأزدي السِّجِسْتاني (المتوفى: 275هـ)، المحقق: محمد محيي الدين عبد الحميد، المكتبة العصرية، صيدا – بيروت، (3/ 30)

Sunan e Abi Dawood. Sulaiman bin Ashath. Al-Maktabat ul Asriyah, Beirut. 3/30

[6] الأحزاب: 33

[7] التفسير المنير، د وهبة بن مصطفى الزحيلي، دار الفكر المعاصر، دمشق، ط: الثانية، 1418هـ، (22/ 10)

Al-Tafseer ul Muneer. D. Wahba al-Duhaili. Dar ul Fikr, Damascus. 1418AH. 10/22

[8] المائدة (5): 90

Al-Maidah. 5:90

/ [9] https://binbaz.org.sa/fatwas/7001

[10] https://ujeeb.com/%D9%85%D8%A7-%D9%87%D9%88-%D8%AD%D9%83%D9%85-%D9%84%D8%B9%D8%A8-%D8%A7%D9%84%D9%86%D8%B3%D8%A7%D8%A1-%D9%84%D9%83%D8%B1%D8%A9%D8%A7%D9%84%D9%82%D8%AF%D9%85